# بیماری میں اسما سے یہ فرمایا کہ اٰؤ

بیماری میں اسما سے یہ فرمایا کہ اٰؤ
نزدیک قضا ہے میری مت دیر لگاؤ
تم چھتری جنازے کہ لیئے میری بناؤ
تیار کرو اگے میرے مجھکو دکھاؤ

کی عرض یہ اسما نے کیا کہتی ہو بی بی
کیوں داغ ہمیں مرنے کا تم دیتی ہو بی بی

اللہ رکھے اپ کو دنیا میں سلامت
احمد کی نشانی ہو علی کی ہو امانت
کیونکر ہو گوارا ابھی فرزندو کی فرقت
باندی سے نہیں ہو سکی کچھ اخری خدمت

باقی رہے خوشبو ابھی احمد کے چمن کی
شادی تمہیں دکھلائے حسین اور حسن کی

دروازہ لعیں نے میرے پہلو میں گرایا
محسن کا حمل مجھسے لعینوں نے گرایا
قنفذ نے میری پیٹھ پہ درّے کو لگایا
دنیا میں کبھی فاطمہ نے چین نہ پایا

فاقے بھی میرے گھر میں گزرتے ہوے دیکھے
ماں باپ کو آگے میرے مرتے ہوے دیکھے

امت نے نکالا ہے عجب خوب قرینہ
بابا کا میرے دشمنوں کے دل میں تھا کینہ
جو مجھکو دیا باغِ فدک اس کو بھی چھینا
اس زخم سے پھٹ جاتا ہے اسما میرا سینہ

پہچانی نہ کچھ قدر زمانے نے علی کی
بیٹی نہ مجھے سمجھی رسولِ عربی کی

حیدر سے کہا فاطمہ نے یوں دمِ رحلت
میں تمسے سنو آخری کرتی ہوں وصیت
خالق کا ہوا حکم چلی جانبِ جنت
بچوں پہ ہے رکھنا میرے ہر وقت شفقت

بیماری کے اندر مجھے اندیشہ بڑا ہے
دروازہ پہ آکر ملک الموت کھڑا ہے

پہلی یہ وصیت ہے میری عاشقِ باری
جس دم سے میں آئی ہوں یہ خدمت میں تمہاری
میں جھوٹ نہیں بولی کبھی آپ پہ واری
گر کوئی خطا ہو تو کرو معاف ہماری

ہے وقت قریب جان نکل جائیگی مولی
جو بات ہے کہنے کی وہ رہ جائیگی مولی

ہے دوسری میری یہ وصیت میرے سرور
میں سونپتی ہوں تمکو یہ دونوں میرے دلبر
سایہ میں رہے اپ کے اے حیدرِ صفدر
بے چین کبھی ہووے نہ یہ دونوں برادر

مادر کی طرح پیار انہیں کیجیو مولی
مانگے جو کوئی چیز منگا دیجیو مولی

ہے تیسری میری یہ وصیت نہ بھلانا
کافور کفن کے لیئے تم اکے لگانا
اور رات میں تم میرے جنازے کو اٹھانا
لیجا کہ میری قبر بقیع میں ہی بنانا

دیکھے نہ کوئی لاش میری آکے کفن میں
اور غیر نہ شامل ہو کوئی میرے دفن میں

کرتی ہوں میں دست بستہ وصیت میرے آقا
صندوق میں شیشہ ہے قبر میں میری رکھنا
فرمایا علی نے ہے یہ زمزم کا آب کیا
کی عرض ہوں بتول، ہیں آنسو میرے مولی

مؤمن مبادا آگ میں ہوگا بقیامت
چھڑکونگی اس پہ آنسو کرونگی میں شفاعت

فرمائی یہ پھر زینبِ ناشاد سے گفتار
زینب میرے فرزندو سے رہنا تو خبردار
تم ساتھ بھائی کا نہ کبھی چھوڑیو زنہار
آئے جو بَلا سر پے اٹھا لیجیو ہر بار

ہرگز نہ کبھی ماں کا چلن بھولیو زینب
پہنچے جو مصیبت تو صبر کیجیو زینب

بیٹی اسے میں نے ہے بڑے ناز سے پالا
ہے روح میرے جسم میں وہ گیسوؤں والا
سمجھی اسے آنکھوں کی ضیا گھر کا اجالا
حُجرے سے کبھی گرم ہوا میں نہ نکالا

سوئی ہوں تو پہلے اُسے چھاتی سے لگا کر
چلی بھی جو پیسی ہے تو گودی میں لِٹا کر

بیٹی میری! اِس لال کا دشمن ہے زمانہ
شبیر کو میرے، نظرِ بد سے بچانا
تکلیف بھی سہ لیجیو محنت بھی اٹھانا
صدقے گئی! مادر کی وصیت نہ بھلانا

ہر رنج میں اِس بھائی کے کام آئیو زینب
جائے یہ جدھر ساتھ چلی جائیو زینب